احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے | 8- مئی 1998ء | جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
جمعہ 8 مئی 1998ء 11 محرم 1419ھ 8 ہجرت 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 96

روزمرہ نیکیاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی ایک نیکی ہے اور تیرا نیک بات کی تلقین کرنا اور بری بات سے روکنا بھی ایک نیکی ہے اور راستہ سے بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا بھی ایک نیکی ہے۔ اور نابینا شخص کی راہنمائی کرنا بھی ایک نیکی ہے اور راہ سے پتھر، کانٹا اور ہڈی ہٹانا بھی تیری ایک نیکی ہے۔ اور اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں کچھ انڈیل دینا بھی تیری ایک نیکی ہے۔ (ترمذی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو انسان باوجود ہزاروں کمزوریوں کے اپنے سچے دوست کے ساتھ وفاداری کرتا ہے تو کیا خدا جو رحمان اور رحیم ہے وہ تمہارے ساتھ وفاداری نہ کرے گا۔ خدا تعالیٰ سے ایسا پیار کرو کہ اگر ہزار بچہ ایک طرف ہو اور خدا ایک طرف، تو خدا کی طرف اختیار کرو اور بچوں کی پرواہ نہ کرو مصائب تمام انبیاء پر وارد ہوتے رہے ہیں۔ کوئی ان سے خالی نہیں رہا۔ اسی واسطے مصائب کے برداشت کرنے والے کے لئے بڑے بڑے اجر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں فرمایا ہے (-) کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ ہمارا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا ہے اور اس کی ہم امانت ہیں اور اسی کے پاس جانا ہے۔ ایسے لوگوں کے واسطے بشارت ہے۔ ان مصائب کے ذریعہ سے (-) برکات حاصل ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے (-) خاص بشارت ملتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 417)

بعض لوگوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ان کو ایسے اسباب پیش آ جاتے ہیں مثلاً ملازمت یا کوئی اور وجہ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ ظلمانی حالت میں گزرتا ہے۔ نہ پابندی نماز کی طرف توجہ کرتے ہیں، نہ قال اللہ اور قال الرسول کے سننے کا موقع ملتا ہے۔ کتاب اللہ پر غور کرنے کا ان کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت کا گزر جاوے تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں۔ پس اس وقت اگر انسان توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ کرے تو سمجھو کہ بڑا ہی بدقسمت ہے۔ غفلت اور سستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔ سابقہ غفلتوں اور سستیوں کی وجہ سے کوئی ابتلاء بھی آ جاوے تو راتوں کو اٹھ اٹھ کر سجدے اور دعائیں کرے اور خدائے تعالیٰ کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کرے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 198)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے چند مستقل پروگرام

جمعہ کا دن

11-50 دن۔ بزرگان سلسلہ کی تقاریر
2-00 دوپہر۔ اردو کلاس
3-10 دوپہر۔ کمپیوٹر سب کے لئے
5-00 سہ پہر۔ خطبہ جمعہ براہ راست
8-40 رات۔ خطبہ جمعہ (دوبارہ)

وقف جدید

○ تمام زعماء و ناظمین کرام، مجلس انصار اللہ پاکستان سے درخواست ہے کہ حضرت امام جماعت کے تازہ ارشاد کی روشنی میں ہر مجلس ہر جماعت کے نومبائعین / مجاہدین وقف جدید کی الگ فہرست / رجسٹر تیار کریں۔ اور ان کے کوائف سے مرکز کو آگاہ رکھیں۔ ماہوار رپورٹ کارگزاری میں وعدہ / وصولی وقف جدید نومبائعین کا الگ ذکر ضروری ہے۔
اللہ تعالیٰ سب انصار کو بہترین خدمت کی توفیق سے سرفراز فرمائے۔ آمین (قائد وقف جدید)

ایک طبعی خواہش بھی پوری ہو جائے اس سے بہتر اور کیا سودا ہو سکتا ہے۔ تو ایک مضمون اس میں یہ ہے کہ اپنی ازواج سے اور اپنی اولاد سے وہ طبعی لذتیں جو حاصل کرتے ہیں وہ اللہ کے حوالے سے حاصل کرتے ہیں اور اللہ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں (-) اے اللہ ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

(از خطبہ 14 مارچ 1997ء)

خدا کے بندے اسی سے اپنی ہر خواہش اور لذت چاہتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایک طرف وہ ہیں جن کے دل جھوٹ سے باندھے گئے ہیں جب آیات ان پر پڑھی جاتی ہیں ان کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں ان کے کان بہرے ہو جاتے ہیں اور ایک وہ ہیں جو اپنی آنکھیں اور اپنے کانوں کو لغویات سے پھیر لیتے ہیں ان میں دلچسپی کوئی نہیں رہتی۔ مگر کچھ تو سننا ہے کچھ تو دلچسپی کے سامان کرنے ہیں جہاں ذکر الٰہی چلے وہاں ان کی آنکھیں چمک اٹھتی ہیں ان کے کانوں میں توجہ پیدا ہوتی ہے۔ کہتے ہیں اچھا کیا کہا تھا آپ نے، ہمیں بھی سنائیں یہ بات۔ تو دلچسپیاں رخ بدلتی ہیں، دلچسپیاں مٹ نہیں جایا کرتیں اور پھر یہ اتنی بڑھ جاتی ہیں نیکیوں میں دلچسپیاں (-) جیسا پہلے ذکر کیا گیا ہے اسی مضمون کو خدا آگے بڑھا دیتا ہے کہ وہ کلیتہً خدا کے ہو جاتے ہیں ہر خواہش اس سے طلب کرتے ہیں۔ ہر لذت اسی سے چاہتے ہیں یہاں تک کہ اپنے دنیاوی تعلقات کی لذتیں جو عام لوگوں کو براہ راست ملتی ہیں وہ خدا کے حوالے سے لیتے ہیں، یہ عبادت کا ایک عظیم مقام ہے۔
تو کہتے ہیں (-) اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں میں یا اپنے خاوندوں میں اور اپنی اولاد میں وہ لذتیں عطا کر کہ ہم ان کے غیر سے بے نیاز ہو جائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اپنی بیوی کے مونہہ میں اس وجہ سے لقمہ ڈالتے ہو کہ اللہ کو پسند ہے تو لقمہ ڈالنے کا مزہ تو ویسے بھی آنا تھا مگر اب دوہرا مزہ آئے گا۔ ایک محبوب نہیں دو محبوب جیت لوگے اور جو محبوب حقیقی ہے وہ بھی ساتھ جیتا جائے اور روزمرہ کی زندگی کی

اندر کے صفحات پر

☆ جسے غیبی رزق ملتا رہا — صفحہ 3
☆ شاہ ایران کی ذلیل پیشکش — صفحہ 3
☆ آج کا دن — صفحہ 3
☆ مصر کا بادشاہ — صفحہ 4
☆ پاکستان میں موٹروے کے وسعتی منصوبے — صفحہ 5
☆ چندر اشیکھر — صفحہ 6
☆ لال سوہانرا نیشنل پارک — صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

8 ہجرت 1377 ھش — 8 مئی 1998ء

یتامیٰ کی تاریخی خدمت

اللہ تعالیٰ کی سچی محبت کی کسوٹی یہ ہے کہ انسان اللہ کی مخلوق سے سچی محبت کرتا ہو اور اس کے دکھ درد مٹانے کے لئے کوشاں ہو۔

یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ جو اس زمانہ میں سچی توحید کی علمبردار ہے مخلوق خدا کی بھلائی اور بہتری کے لئے ہمہ وقت کمربستہ ہے اور خاص طور پر ان طبقات کی فلاح و بہبود کے لئے مستعد رہتی ہے جو دنیا کی نظر میں حقیر اور کم مایہ اور دھتکارے ہوئے ہوں۔ انہی میں سے ایک طبقہ یتامیٰ کا بھی ہے جن کی مدد اور نصرت کے لئے جماعت اپنے محدود وسائل کے باوجود پوری طرح کوشش کر رہی ہے۔

یہ سلسلہ تو جماعت کے آغاز سے جاری ہے مگر اس میں بہت منظم خدمت کی توفیق حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو ملی۔ جنہوں نے قادیان میں دارالشیوخ قائم کر کے غرباء یتامیٰ اور بے کسوں کے قیام و طعام اور تعلیم کا انتظام فرمایا۔ ذاتی طور پر ان کی خدمت کے لئے ہاتھ پھیلائے مگر ان کو بھوکا اور ننگا نہ رہنے دیا۔

ان کی اس خدمت کو ان کے قابل قدر بیٹے سید میر داؤد احمد صاحب نے بھی جاری رکھا۔ مگر ان کی وفات کے بعد یہ انتظام بہتر طور پر قائم نہ رہ سکا۔

1989ء میں جب جماعت اپنی زندگی کے 100 سال پورے کر رہی تھی اور ساری دنیا میں توحید کے قیام کی خاطر عظیم الشان جدوجہد میں مصروف تھی تو پھر طبعاً اس طرف رجحان ہوا کہ یتامیٰ اور بیواؤں کے لئے بھی مناسب انتظام کرنا چاہئے چنانچہ طے پایا کہ جماعتی انتظام کے تحت 100 سال کی مناسبت سے 100 یتیموں کی پرورش کا انتظام کیا جائے۔ اور اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس نے بڑی ہمت اور محنت کے ساتھ ایک طرف یتامیٰ کے کوائف اکٹھے کئے اور دوسری طرف جماعت کے مخلص دلوں پر دستک دی جنہوں نے پوری شان کے ساتھ یتیموں کی مدد کی آواز پر لبیک کہا۔ اور اتنی وسعت اور فراخدلی کا مظاہرہ کیا کہ وہ سکیم جو یکصد یتامیٰ سے شروع ہوئی تھی اب اس کے تحت ایک ہزار سے زائد یتامیٰ کی پرورش ہو رہی ہے اور جیسا کہ انہوں نے اپنے کوائف میں بتایا ہے کہ 93 گھرانوں کے 384 یتامیٰ یا تو برسر روزگار ہو چکے ہیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں یا بچیوں کی صورت میں ان کی شادیاں ہو چکی ہیں۔

یہ ایک بہت ہی قابل قدر خدمت ہے جس کے لئے ساری جماعت مبارکباد کی مستحق ہے جسے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی قوت قدسیہ نے تیار کیا ہے۔ مگر اس سلسلہ کو جاری رکھنا مزید اخراجات کا تقاضا کرتا ہے اس لئے کمیٹی کی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ احباب اپنی توفیق کے مطابق اس مد میں بھی حصہ لیں اور ان یتیموں کی دعائیں لیں جن کے خدا نے بہت حقوق مقرر فرما رکھے ہیں اور جن کی خدمت کا پاکیزہ نمونہ ہمارے بزرگوں نے قائم کیا ہے۔ اس خدمت کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں ہاتھ پھیلانے والے نہیں بڑھتے بلکہ ان کی عزت نفس کو قائم رکھتے ہوئے ایسی تربیت کی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور دینے والے ہاتھ بن جائیں۔

پس یہ بھی رضائے باری تعالیٰ کے حصول کا بہت اہم ذریعہ ہے جس سے حتی الامکان فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔

کمیٹی یہ بھی درخواست کرتی ہے کہ اگر کوئی مستحق یتیم ابھی تک اس کے علم میں نہ آیا ہو تو اس سے مطلع کریں۔

ہمیں یقین ہے کہ تمام احباب اور خصوصاً عہدیدار اس بابرکت اور تاریخی خدمت میں نظام کا بھرپور ہاتھ بٹائیں گے اور ہماری تھوڑی سی محنت اور توجہ سے کتنے گھروں میں خوشیوں کے چراغ جل اٹھیں گے۔

غزل

کچھ غم نہیں گر لائقِ تعزیر ہوا ہے
دل، جس سے قلعہ عشق کا تسخیر ہوا ہے

سینچا ہے شہیدوں نے لہو دے کے چمن کو
ہر قصرِ وفا ایسے ہی تعمیر ہوا ہے

سَر کر لیا ہر معرکہ، ہمت کے دھنی نے
جو پست ہے وہ شاکیٔ تقدیر ہوا ہے

مٹی میں تڑپتا ہے پڑا سبطِ پیمبر
کس خون سے تر سینۂ شمشیر ہوا ہے

ہر نقشِ حسیں اُبھرا ہے الفت کے قلم سے
کس کس کا لہو شوخیٔ تصویر ہوا ہے

بے فائدہ کرتے ہیں نصیر آپ تردّد
کب یہ دلِ وحشی تہِ زنجیر ہوا ہے

پروفیسر نصیر احمد خاں

کچھ حرج نہیں

"پیرا ایک پہاڑیا تھا جو بالکل جاہل اور اجڈ آدمی تھا اس سے بے وقوفی کے افعال کا سرزد ہونا ایک معمولی بات ہوتی تھی۔ مگر حضرت صاحب نے اسے کبھی جھڑکا تک نہیں۔

ایک مرتبہ حضرت صاحب پر بیماری کا دورہ ہوا۔ باوجودیکہ گرمی کا موسم تھا۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔ اوپر بیت الذکر کی چھت پر بعد مغرب تشریف فرما تھے۔ احباب فوری تدابیر میں مصروف ہو گئے پیرا کو بھی خبر ہوئی وہ اس وقت مٹی گارے کا کوئی کام کر رہا تھا۔ پاؤں کیچڑ میں لت پت تھے۔ اسی حالت میں بیت میں چلا آیا۔ آگے دری تھی اور یہ قدرتی امر تھا کہ اس کی اس حالت سے پاس والوں کے کپڑے اور دری کا فرش خراب ہوتا۔ اس ہیئت کذائی سے وہ آگے بڑھا اور حضرت صاحب کو دبانے لگا۔ بعض نے اس کو کہا کہ تو کس طرح آ گیا۔ تیرے پاؤں خراب ہیں۔ مگر اس نے کچھ بھی نہیں سنا اور حضرت کو دبانے لگا۔ حضرت نے فرمایا۔

"اس کو کیا خبر ہے جو کرتا ہے کرنے دو کچھ حرج نہیں"

اس کی یہ پہلی حرکت نہ تھی وہ ہمیشہ اپنی بے وقوفی یا سادگی سے دوسروں کا معتوب ہو سکتا تھا۔ مگر حضرت صاحب نے اسے کبھی نہ ڈانٹا اور نہ دھمکایا۔"

(سیرت.... حصہ سوم صفحہ 27-28)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسے غیبی رزق ملتا رہا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دس آدمیوں پر مشتمل ایک جاسوسی مہم بھیجی۔ اور عاصم بن ثابت انصاریؓ کو ان کا سردار مقرر کیا۔ یہ پارٹی روانہ ہو کر جب ہداۃ نامی مقام پر جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے پہنچی تو بنو ہذیل کے ایک قبیلہ بنو لحیان کو اس پارٹی کو اطلاع مل گئی۔ انہوں نے ایک سو تیر انداز ان مجاہدین کے تعاقب میں بھیجے جنہوں نے قدموں کے نشانات سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے ان کو جا لیا۔ جب حضرت عاصمؓ اور ان کے ساتھیوں کو اس تعاقب کا علم ہوا تو انہوں نے ایک اونچی پہاڑی پر پناہ لی۔ تعاقب کرنے والوں نے اس پہاڑی کا محاصرہ کر لیا۔ اور آواز دی کہ تم سب نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو۔ ہم تم سے پکا وعدہ کرتے ہیں کہ کسی کو کچھ نہیں کہیں گے۔ حضرت عاصمؓ نے کہا میرے ساتھیو! میں تو ان کافروں کے وعدے کا اعتبار کر کے اپنے آپ کو ان کے حوالے نہیں کروں گا۔ پھر حضرت عاصمؓ نے دعا مانگی۔ اے میرے خدا! تو ان نازک حالات کی خبر اپنے نبیؐ پاک کو پہنچا دینا۔ بہرحال جب دشمن نے دیکھا کہ یہ محصور ان کے کہنے پر نہیں اتریں گے تو اس نے تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ عاصمؓ اور ان کے کچھ ساتھی شہید ہو گئے۔ صرف تین آدمی ان کے عہد و پیمان پر اعتبار کر کے نیچے اتر آئے اور اپنے کو ان کے حوالے کر دیا۔ ان میں ایک حضرت خبیبؓ دوسرے حضرت زید بن دثنہؓ اور ایک اور صحابی جن کا نام راوی کو یاد نہیں رہا۔ جب دشمن نے ان تینوں پر قابو پا لیا تو اپنی کمانوں کی تانتوں سے ان کو باندھنے لگے۔ تو اس تیسرے صحابیؓ نے جس کا نام دوسری روایت میں عبداللہ بن طارق ہے نے دشمن سے کہا یہ تمہاری پہلی غداری اور بدعہدی ہے۔ خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا یہ شہید ہونے والے صحابہ میرے لئے اسوہ اور نمونہ ہیں میں انہی کی راہ پر چلوں گا۔ دشمن نے اس صحابی کو گھسیٹا اور زبردستی اسے ساتھ لے جانے کی کوشش کی لیکن اس نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو شہید کر دیا اور خبیبؓ اور زیدؓ کو وہ اپنے ساتھ لے گئے اور انہیں مکہ والوں کے پاس بیچ دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا ہے۔ حضرت خبیبؓ نے اس جنگ میں مکہ کے ایک سردار حارث کو قتل کیا تھا۔ چنانچہ اس کا بدلہ لینے کے لئے حارث کے بیٹوں نے حضرت خبیبؓ کو خریدا۔ خبیبؓ نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا۔ استرا ان کے ہاتھ میں تھا کہ اس عورت کا دودھ پیتا بچہ گھسٹتا ہوا ان کے پاس چلا گیا اور ان کی گود میں جا کر بیٹھ گیا۔ حارث کی بیٹی نے جو دیکھا کہ اس کا بیٹا خبیبؓ کی گود میں ہے تو وہ سخت گھبرا گئی جسے حضرت خبیبؓ نے بھانپ لیا اور کہا کیا تجھے ڈر ہے کہ میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا۔ اس بزدلی کے فعل کی مجھ سے امید نہ رکھو۔ بعد میں حارث کی بیٹی یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہے خدا کی قسم میں نے خبیبؓ سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم میں نے ایک دن دیکھا کہ وہ انگوروں کا ایک خوشہ ہاتھ میں پکڑے کھا رہے ہیں حالانکہ وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکہ میں اس پھل کا موسم بھی نہ تھا۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا رزق تھا جو خبیب کو ملا۔ غرض جب حارث کے بیٹے خبیبؓ کو قتل کرنے مقتل میں لے گئے تو خبیبؓ نے کہا مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی۔ خبیبؓ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر کہا خدا کی قسم اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ مجھے قتل کے خوف سے گھبراہٹ ہے تو میں اور زیادہ لمبی نماز پڑھتا۔ پھر حضرت خبیبؓ نے یہ دعا مانگی کہ اے میرے خدا ان لوگوں کو گن رکھ ان کو ایک ایک کر کے ذلت کی موت مارنا اور کسی کو باقی نہ چھوڑنا۔ پھر خبیبؓ نے دو شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

”جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں بے قصور قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے بعد میں کس پہلو گرتا ہوں۔ میرا مارا جانا خدا کی راہ میں اور اس کی رضا کی خاطر ہے اور اگر میرا خدا چاہے تو ان کٹے ہوئے اور ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے جوڑوں پر اپنی برکت نازل فرمائے۔“

حضرت خبیبؓ ہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے گرفتار ہو کر ظلماً مارے جانے والے مسلمانوں کے لئے نماز پڑھنے کی سنت جاری کی۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے صحابہؓ کو اس سارے دردناک واقعہ کی اسی دن خبر دے دی تھی جس دن اس مہم میں شریک صحابی شہید ہوئے تھے۔ اس واقعہ میں ایک یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ قریش کو جب معلوم ہوا کہ حضرت عاصمؓ شہید ہو گئے ہیں تو کچھ لوگ ان کی نعش یا اس کا کوئی حصہ اٹھانے کے لئے وہاں گئے حضرت عاصمؓ نے قریش کے ایک بڑے سردار کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا۔ اور اس غصہ میں قریش حضرت عاصمؓ کی نعش کی بے حرمتی کرنا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے عاصمؓ کی حفاظت کے لئے سایہ کی مانند کثرت کے ساتھ شہد کی مکھیاں یا بھڑیں بھیج دیں جنہوں نے نعش کی بے حرمتی کی نیت سے آنے والوں کو کاٹ کھایا اور نعش کے قریب نہ پہنچنے دیا اور خائب و خاسر ناکام واپس لوٹنے پر مجبور ہو گئے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا
اس بن نہیں گذارا غیر اس کے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

شاہ ایران کی ایک ذلیل پیشکش

ایران میں جب مسلمان گئے تو کسریٰ کے جرنیلوں نے اس سے کہا کہ مسلمان اپنی طاقت و قوت میں بڑھتے چلے جاتے ہیں' ایسا نہ ہو کہ وہ ایران پر بھی چھا جائیں' ان کے متعلق کوئی انتظام کرنا چاہئے کسریٰ نے کہا تم میرے پاس ان کے ایک وفد کو لاؤ' میں ان سے خود باتیں کروں گا۔ جب مسلمان اس کے دربار میں پہنچے' تو کسریٰ ان سے کہنے لگا کہ تم لوگ وحشی اور گوہیں کھا کھا کر زندگی بسر کرنے والے ہو تمہیں یہ کیا خیال آیا کہ تم ہمارے ملک پر فوج لیکر حملہ آور ہو گئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے جو کچھ کہا بالکل ٹھیک ہے' ہم ایسے ہی تھے بلکہ اس سے بھی بدتر زندگی بسر کر رہے تھے' مگر اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا اور اس نے اپنا نبیؐ بھیج کر ہماری کایا پلٹ دی۔ اب ہر قسم کی عزت خدا تعالیٰ نے ہمیں بخش دی ہے۔ کسریٰ کو یہ جواب سنکر سخت طیش آیا۔ مگر اس نے کہا۔ میں اب بھی تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو ہم سے کچھ روپے لے لو اور چلے جاؤ' چنانچہ اس نے تجویز کیا کہ فی افسر دو دو اشرفی اور فی سپاہی ایک ایک اشرفی دیدی جائے' گویا وہ مسلمان جو فتح کرتے ہوئے عراق تک پہنچ چکے تھے اور جن کی فوجیں ایران میں داخل ہو چکی تھیں' ان کا اس نے اپنی ذہنیت کے مطابق یہ نہایت ہی گندہ اندازہ لگایا کہ سپاہیوں کو پندرہ اور افسروں کو تیس تیس روپے دیکر خریدا جا سکتا ہے مگر مسلمان اس ذلیل پیشکش کو کب قبول کر سکتے تھے انہوں نے نفرت اور حقارت کے ساتھ اسے ٹھکرا دیا۔ تب کسریٰ کو غصہ آگیا اور اس نے اپنے مصاحبوں کو اشارہ کیا کہ مٹی کا ایک بورا بھر کر لاؤ۔ تھوڑی دیر میں مٹی کا بورا آگیا۔ بادشاہ نے اپنے نوکروں سے کہا کہ مسلمانوں کا جو شخص نمائندہ ہے یہ بورا اس کے سر پر رکھ دیا جائے۔ نوکر نے ایسا ہی کیا۔ جب بورا اس صحابیؓ کے سر پر رکھا گیا' تو بادشاہ نے کہا' چونکہ تم نے ہماری بات نہیں مانی تھی۔ اس لئے جاؤ اس مٹی کے بورے کے سوا اب تمہیں کچھ نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ جن کو بڑا بناتا ہے ان کی عقل بھی تیز کر دیتا ہے وہ صحابیؓ فوراً تاڑ گئے کہ یہ ایک مشرک قوم ہے اور مشرک قوم بہت وہمی ہوتی ہے۔ انہوں نے اس بورے کو اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر رکھا اور اسے ایڑ لگا کر یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل آئے کہ کسریٰ نے اپنا ملک خود ہمارے حوالے کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر ایسا فضل کیا تھا کہ ان میں سے ہر شخص بادشاہ بن گیا تھا۔

(سیر روحانی جلد اول صفحہ 268-267)

آج کا دن

8th May 8- مئی

تاریخ عالم 1828ء

ریڈ کراس تنظیم کے بانی جین ہنری ڈومنٹ کی پیدائش ہوئی۔

انجمن ریڈ کراس کے اغراض و مقاصد میں تمام دنیا میں صحت عامہ کو فروغ دینا اور خاص طور پر جنگوں میں مصائب و آلام میں سسکتے ہوئے انسانوں کو آرام بہم پہنچانا ہے۔ اس تحریک کا بانی سوئٹزرلینڈ کا ایک شہری ہنری ڈومنٹ تھا۔ جس نے 9- فروری 1863ء کو ایک پر اثر کتابچہ جنگوں میں لڑنے والوں کی مصائب و آلام کی تصویر کھینچنے کے لئے لکھا۔ جس کے نتیجہ میں یہ عالمی تحریک شروع ہوئی جس سے عالم انسانیت کو از حد فائدہ پہنچا۔

اس کا صدر مقام جینوا (Geneva) میں ہے۔

تاریخ احمدیت 1959ء

فرینکفرٹ جرمنی میں جماعت احمدیہ کی بیت الذکر "نور" کا سنگ بنیاد محترم چوہدری عبداللطیف صاحب مربی انچارج جرمنی نے رکھا۔ سرزمین جرمنی میں ترتیب کے لحاظ سے یہ دوسری بیت الذکر ہے۔ اس سے قبل 1957ء میں ہمبرگ میں بیت فضل عمر کی تعمیر مکمل ہو گئی تھی۔

سنگ بنیاد کی تقریب میں جماعت جرمنی کے سرکردہ احباب کے علاوہ حکومت کے نمائندے بعض سربر آوردہ احباب اور نمائندگان پریس خاصی تعداد میں موجود تھے۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد

مصر کا بادشاہ

الہامی صداقتوں کی تائید میں تاریخی شہادتیں

بہت سی قدیم تہذیبیں توجہ کا مرکز بنتی رہی ہیں۔ لیکن مصر جتنی توجہ اب تک کسی نے حاصل نہیں کی۔ ہر سال دنیا بھر سے بے شمار سیاح' اہرام مصر کو دیکھنے کے لئے ہزاروں میل کا سفر کر کے پہنچتے ہیں۔ اور متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ بہت سے ماہرین آثار قدیمہ کی ساری عمریں مختلف مقامات پر کھدائی کرتے اور دریافت ہونے والے آثار اور تحریروں کو سمجھنے میں گذر گئیں۔ اور کام اب بھی نامکمل ہے۔

تاریخ دان مصر اور اس کی زمین سے اٹھنے والے فراعنہ میں نہ ختم ہونے والی دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ اسی طرح بائیبل اور قرآن مجید کو پڑھنے والے بھی حضرت یوسفؑ اور حضرت موسیٰؑ کے حوالے سے مصر کا ذکر بہت سے مقامات پر پاتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کے دور میں مصر اور اس وقت کے فرعون کا ذکر قرآن مجید اور بائیبل دونوں میں پایا جاتا ہے اسی طرح قرآن شریف میں حضرت یوسفؑ کے دور کے مصر اور اس وقت کے حکمران کا ذکر موجود ہے لیکن ایک فرق کے ساتھ۔ اور وہ یہ کہ حضرت موسیٰؑ کے دور میں مصر کے بادشاہ کو ہر جگہ فرعون کا نام دیا گیا ہے جبکہ حضرت یوسفؑ کے زمانے میں مصر کے بادشاہ کو صرف بادشاہ (ملک) کہا گیا ہے اور ایک جگہ پر بھی فرعون نہیں کہا گیا۔ اس کے برعکس بائیبل میں دونوں ادوار کے بادشاہوں کو فرعون ہی کہا گیا ہے۔

نئی دریافتیں خوش قسمتی سے اس صدی میں ہونے والی بہت سی دریافتوں اور قدیم مصری تحریر (Heilographics) کو پڑھنے کی صلاحیت حاصل کرنے کی وجہ سے' آج کا انسان پہلے سے بہت بہتر طور پر اس بھولی بسری تاریخ کو سمجھ سکتا ہے۔ بہت سے حقائق جو یا تو پوشیدہ تھے یا پھر بے ربط حالت میں موجود تھے' ترتیب وار تاریخ کی صورت میں آچکے ہیں۔

دریائے نیل ہزار ہا سال کی طویل تاریخ میں جس چیز نے' سب سے زیادہ مصر اور اس کے باشندوں کا ساتھ دیا ہے وہ دریائے نیل ہے۔ ہر سال اس دریا میں آنے والا سیلاب ارد گرد کی زمین کو سیراب کرنے کے علاوہ زرخیز مٹی سے بھی نوازتا۔ ورنہ دریا کے ارد گرد کا علاقہ چھوڑ کر باقی سارا ملک محض ایک صحراء تھا جس میں بارش نہ ہونے کے برابر ہوتی تھی۔

متحدہ مصر کی بنیاد آج سے ہزاروں سال قبل دریائے نیل کے دونوں اطراف بستیاں آباد ہونے لگیں' جن کی خوشحالی کا انحصار زراعت پر تھا۔ جب انسانی تمدن نے اور ترقی کی تو ان بستیوں نے مل کر چھوٹی ریاستوں کی شکل اختیار کرلی۔ اور آج سے قریباً ساڑھے پانچ ہزار سال قبل ایک بادشاہ مینیس (Menes) نے ان ریاستوں کو یکجا کر کے متحدہ مصر کی بنیاد ڈالی۔ گویا مینیس تاریخ کا پہلا فرعون تھا۔ یہ سب کیسے اور کن مراحل سے گذر کر ممکن ہوا' یہ تفاصیل تاریخ میں محفوظ نہیں ہیں۔ سوائے اس کے کہ اس حکومت کا مرکز میمفیس (Memphis) کا شہر تھا۔

اہرام مصر کی تعمیر اس ابتدائی دور کے بعد مصر کی تاریخ کا وہ دور شروع ہوتا ہے جو قدیم سلطنت (Old Kingdom) کہلاتا ہے۔ اس دور میں چار خاندانوں نے یکے بعد دیگرے' 2780 قبل مسیح سے 2280 قبل مسیح تک حکومت کی۔ اس دور میں جلد ہی بادشاہ تخت سے بڑھ کر دیوتا ہونے کے دعویدار بن بیٹھے۔ ان کی رعیت کے سامنے ان کی حیثیت ایسے زمینی دیوتا کی تھی جو انسانوں اور آسمانی دیوتاؤں کے مابین ایک رابطہ تھا۔ اب وہ مرنے کے بعد بھی عمارات کی صورت میں زندہ رہنا چاہتے تھے۔ جوسر (DJOSER) وہ پہلا فرعون تھا جس نے اہرام کی صورت میں اپنا مقبرہ تعمیر کرایا۔ اس کے بعد آنے والے فراعنہ اپنے لئے بلند سے بلند تر اہرام تعمیر کراتے رہے۔ ان میں فراعنہ کو بہت سے خزانوں کے ساتھ دفن کیا جاتا تھا۔ ایک وقت میں قریباً دس ہزار افراد سالہا سال تک ایک اہرام کی تعمیر پر مشقت کرتے رہے۔ ایک ایسے ہی مقام پر ان مزدوروں کی قبریں دریافت ہوئی ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگوں کی کمر کے مہرے چٹخے ہوئے یا ٹوٹے ہوئے ہیں۔ اور بعض کی انگلیاں بازو یا ٹانگیں غائب ہیں۔ یہ بیچارے فراعنہ کی دوسری زندگی سنوارنے کے لئے اپنی پہلی زندگی بھی خرچ کر بیٹھے تھے۔

تنزل کی صدیاں ماہرین میں سے بعض کا خیال ہے کہ اہرام کی تعمیر کا جنون ہی اس سلطنت کے زوال کا باعث بنا۔ پہلے اس دور کی مذہبی قیادت نے اپنا آزاد تشخص قائم کیا اور پھر مختلف مقامات پر مقامی حکمرانوں نے مرکز سے بغاوت کر دی۔ اس طرح متحدہ مصر ایک بار پھر چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس دور کو پہلا درمیانی دور

First Intermediate Period)

کہا جاتا ہے۔ دو سو سال سے زیادہ عرصہ پر پھیلے ہوئے اس دور میں فراعنہ کا قبضہ صرف وسطی مصر تک محدود ہو کر رہ گیا تھا۔ مجموعی طور پر یہ تنزل کی صدیاں تھیں۔ انتہائی جنوب میں سونے کی کانیں اور سینا کے علاقے میں تانبے کے ذخائر مصر کے ہاتھ سے جاتے رہے۔ اور بہت سی نہریں نااہلیت کی وجہ سے ناقابل استعمال ہو گئیں۔

وسطی سلطنت اس کے بعد اکیسویں صدی قبل مسیح میں' مصر کے گیارہویں شاہی خاندان (Eleventh dynasty) کے تحت' مصر کو دوبارہ متحد کیا گیا۔ اور مصر میں وسطی سلطنت (middle Kingdom) کے دور کا آغاز ہوا۔ اس دور میں مجموعی طور پر تین خاندانوں کے فراعنہ نے مصر پر حکومت کی۔ ابتداء میں علاقائی خودمختاری زیادہ تھی لیکن رفتہ رفتہ فراعنہ پورے ملک پر اپنی گرفت مضبوط کرتے گئے۔ مختلف علاقوں کے اہم خاندان دب تو گئے تھے لیکن ان کی خودمختاری کی خواہش ختم نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ اٹھارویں صدی قبل مسیح میں مصر دوبارہ انتشار کا شکار ہونا شروع ہو گیا۔ فراعنہ کی گرفت کمزور ہوتے ہی علاقائی بغاوتوں نے سر اٹھانا شروع کیا۔ اب مصر اس دور میں داخل ہو رہا تھا جسے دوسری درمیانی مدت

(Second Intermediate Period)

کہا جاتا ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب جنوبی کنعان (فلسطین) میں بیرسبع (Beersheeba) کے مقام پر حضرت یعقوبؑ کا گھرانہ رہ رہا تھا۔ اور جنوبی کنعان (فلسطین) اور مصر کی مشرقی سرحد کے درمیان صرف جزیرہ نما سینا حائل ہے۔

غیر ملکی حکومت اس مرتبہ مصر کو صرف انتشار اور تنزل کا ہی نہیں بلکہ غیر ملکی حکومت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ملک کا بیشتر رقبہ فراعنہ کے قبضے سے نکل کر غیر ملکی بادشاہوں کے زیر تسلط آ گیا۔ یہ غیر ملکی قوم اصطلاحاً ہیکسو ((Hyksos کہلاتی ہے۔ مصری زبان میں اس کا مطلب ہے "غیر ملکی حکمران" ہیکسو (Hyksos) قوم کا تعلق سامی (Semites) نسل سے تھا۔ یہ لوگ مصر میں آنے سے قبل شام اور فلسطین کے علاقوں میں آباد تھے۔ اس طرح نسلی اور جغرافیائی طور پر یہ مصریوں کی نسبت بنی اسرائیل سے زیادہ قریب تھے۔

دو نظریات ان کو قبضہ کس طرح حاصل ہوا؟ اس کے متعلق دو نظریات ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس قوم کے افراد پہلے ہی شمالی مصر میں نیل کے ڈیلٹا میں آباد ہونا شروع ہو گئے تھے اور پھر فراعنہ کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے ملک پر قبضہ کرنا شروع کیا۔ اور دوسرا نظریہ یہ ہے کہ اٹھارویں صدی قبل مسیح میں انہوں نے مشرق کی طرف سے حملہ کیا۔ ان کو مصری افواج پر ایک واضح فوقیت حاصل تھی۔ ان کی افواج رتھ اور گھوڑے کا استعمال جانتی تھیں۔ ان کی آمد سے پہلے مصری افواج پیدل ہی جنگ لڑا کرتی تھیں۔ مصری پیدل افواج ان تیز رفتار حملہ آوروں کا مقابلہ نہ کر سکیں۔

تسلط کا طویل عمل مصر میں ان کا تسلط چند سالوں میں قائم نہیں ہوا تھا۔ بلکہ یہ ایک طویل عمل تھا۔ مصر کے بارہویں شاہی خاندان کے اختتام پر نیل کے ڈیلٹا کے مشرقی حصے پر ان کا تسلط شروع ہو گیا تھا اور فراعنہ ڈیلٹا کے مغربی حصے کی طرف دھکیل دیئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ جنوبی مصر تقریباً خود مختار ہو گیا تھا۔ پھر ہیکسو (Hyksos) قوم نے آہستہ آہستہ باقی ملک پر قبضہ کرنا شروع کیا۔

بنی اسرائیل کی مصر میں آمد حضرت یوسفؑ کے اثر ورسوخ کی وجہ سے بنی اسرائیل کی مصر میں آمد 1728 قبل مسیح میں سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت تک ہیکسو قوم کی مشرقی ڈیلٹا میں حکومت قائم ہو چکی تھی۔ قرآن مجید میں حضرت یوسفؑ کے وقت میں بادشاہ کو جو فرعون نہیں کہا گیا اس کی حکمت یہی معلوم ہوتی ہے کہ وہ بادشاہ مصر کے ایک حصے پر حکومت تو کر رہا تھا لیکن فرعون نہیں تھا۔ فرعون کا لقب مصری نسل کے بادشاہوں کے لئے مخصوص ہے۔ باوجود اس کے کہ بائیبل میں اس بادشاہ کو فرعون کہا گیا ہے اکثر مغربی محققین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ حضرت یوسفؑ کی مصر میں آمد ہیکسو بادشاہوں کے دور میں ہوئی تھی۔

(Bible As History By Keller Page 99 -107)

کہاں سے داخل ہوئے اب یہ سوال رہ جاتا ہے کہ اگر حضرت یوسفؑ اور ان کا خاندان ایسے وقت میں مصر میں داخل ہوئے تھے جب مصر مختلف حصوں میں تقسیم تھا۔ تو یہ کیسے پتہ چلے گا کہ آپ جنوبی کنعان سے مصر کے کس حصے میں داخل ہوئے تھے؟ جنوبی کنعان مصر کے شمالی حصے کے مشرق میں ہے اور دونوں کے درمیان سینا (Sinai) کا علاقہ ہے۔ اور اس سے ذرا جنوب میں تو سمندر شروع ہو جاتا ہے۔ اب اگر کوئی مصر میں کنعان کی طرف سے آئے گا تو لازماً ڈیلٹا کے مشرقی حصے سے ہی داخل ہو گا۔ ماہرین نے نقشوں پر اس زمانے میں سفر کے راستے متعین کئے ہیں۔ ان کے مطابق اس دور میں کنعان سے قافلے چل کر مشرقی ڈیلٹا میں تانس (Tanis) تک پہنچتے تھے۔ یہ شہر ہیکسو قوم کا اہم مرکز تھا۔

(The Times Atlas of the Past Worlds Page 184)

بائیبل کے مطابق بنی اسرائیل مصر میں جشن (Goshen) کے مقام پر رہتے تھے۔ اور جس شہر کے نواح میں انہوں نے غلامی کے دن گذارے وہ پی رعمیس (Pi Rameses) تھا۔ یہ دونوں مقام مشرقی ڈیلٹا میں ہیں۔ مشرقی ڈیلٹا پر ہیکسو قوم کا سب سے پہلے تسلط ہوا تھا اور وہ آخری علاقہ جہاں پر وہ اپنا دفاع کرتے رہے مشرقی ڈیلٹا ہی تھا۔ اور مورخین کے مطابق مصریوں سے جنگ کے دوران ان کو کنعان کے شہروں سے کمک پہنچتی تھی۔

خزانوں کا نظم و نسق مصر کے یہ نئے حکمران حساب کتاب اور معیشت کے نظم و نسق کا زیادہ تجربہ نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے یہ کام غیر اقوام کے سپرد کیا جاتا تھا۔

(History of Egypt by Maspero Vol 4 Page 80)

معلوم ہوتا ہے کہ ان وجوہات کی بناء پر ان کے بادشاہ نے حضرت یوسفؑ کی نیکی اور قابلیت سے متاثر ہوتے ہوئے' خزانوں کا نظم و نسق آپ کے حوالے کر دیا تھا۔ اور آپ نے قحط کے ایام میں اناج کے ذخیروں کا انتظام عمدگی سے چلایا تھا۔

جاری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر (انجینئر)

پاکستان میں موٹروے کے وسعتی منصوبے

صحت، تعلیم اور مواصلات کسی بھی ملک کی بنیادی ضروریات شمار ہوتی ہیں۔ مواصلات کے میدان میں لاہور اسلام آباد موٹروے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

جامع منصوبہ غالباً 1990ء کے آغاز میں پاکستان میں موٹروے بنانے کا جامع منصوبہ بنایا گیا اس منصوبے کی رو سے مندرجہ ذیل سیکشنوں (SECTIONS) میں موٹروے کے جامع منصوبہ کو تقسیم کیا گیا۔

1۔ پشاور۔ اسلام آباد (M-1)
2۔ اسلام آباد۔ لاہور (M-2)
3۔ پنڈی بھٹیاں۔ فیصل آباد (M-3) یہ موٹر وے M-2 سے نکلے گی۔
4۔ فیصل آباد۔ ملتان (M-4)
5۔ ملتان۔ ڈیرہ غازیخان (M-5)
6۔ رتوڈیرو (نزد لاڑکانہ)۔ خضدار موٹروے
7۔ خضدار۔ گوادر موٹروے

ان سب SECTIONS کی کل لمبائی تقریباً 2250 کلو میٹر بن جاتی ہے۔ اس جامع اور وسعتی منصوبے میں سے اسلام آباد۔ لاہور سیکشن مکمل ہو چکا ہے۔ جس سے ابھی تک پوری طرح فوائد سامنے نہیں آئے تاہم باقی SECTIONS کی تکمیل کے بعد اس موٹروے کے جامع منصوبے سے ملک کو کئی فوائد حاصل ہوں گے جو واضح طور پر نظر آنے لگیں گے۔

اقتصادی فوائد موجودہ جی ٹی روڈ (جرنیلی سڑک) پر ٹریفک کا رش دور ہونے کے علاوہ وقت کی بچت اور موٹر گاڑیوں۔ ٹرکوں۔ بسوں وغیرہ کی مرمت کے اخراجات میں نمایاں کمی آجائے گی اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔ اس وقت کراچی کی بندرگاہیں (اور اب گوادر کی بندرگاہ) اور اس کے ساتھ سڑکوں کا نظام ملک کی اقتصادیات میں زبردست کردار ادا کررہے ہیں۔ اور موٹروے کے وسعتی منصوبے کی تکمیل کے ساتھ نہ صرف بندرگاہوں تک رسائی آسان ہوگی بلکہ سابقہ سویت یونین کی سنٹرل ایشین ریپبلکس (CENTRAL ASIAN REPUBLICS) کے ساتھ تجارت کی راہیں کھل جائیں گی اور موٹروے کے وسعتی نظام کی وجہ سے ان ممالک کی کراچی اور گوادر کی بندرگاہوں تک رسائی ممکن ہو جائے گی کیونکہ تمام منصوبہ بندی کرنے والوں اور ماہرین اقتصادیات کا یہی خیال ہے کہ ملک کی اقتصادیات کا تمامتر انحصار کراچی کی بندرگاہوں اور وہاں سے پاکستان کے مختلف صوبوں تک سڑکوں کے رابطے پر ہے تاکہ جو تجارتی مال کسی بھی علاقے میں پہنچانا ہے وہ باہر سے بندرگاہ تک بحری رستے سے آتا ہے اور پھر آگے مواصلات کے نظام سے منزل مقصود تک پہنچایا جاتا ہے اسی طرح پاکستان کے مختلف حصوں سے مال مواصلات کے ذریعے بندرگاہ تک پہنچایا جاتا ہے اور پھر بندرگاہ سے باہر بحری رستوں سے مال باہر بھیجا جاتا ہے۔ پاکستان کی موجودہ سڑکیں اپنی خستہ حالت اور ٹرانسپورٹ میں اضافے کی وجہ سے ناکافی ثابت ہو چکی ہیں۔ جن ملکوں میں مواصلات کے نظام میں ترقی ہوئی ہے ان ملکوں میں لامحالہ غیر معمولی اقتصادی ترقی ہوئی ہے اس سلسلہ میں 1950ء کے لگ بھگ امریکہ میں اور 1980ء کے لگ بھگ ملائشیا میں اقتصادی ترقی کی مثال دی جاسکتی ہے۔ بلکہ گزشتہ پچاس سالوں کی تاریخ میں مواصلات نے کئی ممالک کی ترقی میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔

پاکستان میں موٹروے کے وسعتی منصوبے کی تکمیل کے بعد بڑی قوی امید ہے کہ پاکستان میں غیر معمولی ترقی ہوگی کیونکہ ایک تو کراچی میں بن قاسم بندرگاہ کا اضافہ ہوا۔ پھر بلوچستان میں گوادر کے مقام پر بندرگاہ بنی۔ اب اگر ان بندرگاہوں کو موٹروے کے وسعتی منصوبہ کے ذریعے پاکستان کے شمال مغرب اور جنوب مغرب اور پاکستان کے مرکزی علاقے تک ملا دیا جائے تو اس میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ مواصلات کا نظام بہت بہتر ہو جائے گا۔ اور اس کے نتیجے میں اقتصادیات میں نمایاں فرق پڑے گا۔

ابھی تک موٹروے کے وسعتی منصوبے کے تحت صرف اسلام آباد۔ لاہور موٹروے کا منصوبہ معرض وجود میں آیا ہے۔ اور مزید یہ کہ تقریباً 150 کلو میٹر پشاور۔ اسلام آباد۔ موٹروے کی تعمیر کا کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ ادھر اسلام آباد۔ لاہور موٹروے پر پنڈی بھٹیاں کے مقام سے تیسری موٹروے شروع ہو گی۔ جو فیصل آباد کے رستے ملتان اور آگے ڈیرہ غازیخان تک جائے گی اس موٹروے کے تفصیلی منصوبہ بندی پر کام ہو رہا ہے۔ اور امید ہے کہ (BUILD OWN TRANSFER) کی بنیاد پر M-3، M-4 اور آگے M-5 وغیرہ موٹرویز تعمیر ہوں گی اور پاکستان میں موٹرویز کی پیمائش 2250 کلو میٹر (تقریباً 1400 میل) بن جائے گی اور یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی۔

لاہور۔ اسلام آباد موٹروے کی مزید تفصیلات۔ یہ منصوبہ

A single road construction contract

کے طور پر بہت بڑا منصوبہ تھا جو سیاست کی نذر ہوتے ہوتے بچ گیا اور شرمندہ تعبیر ہوا۔ یہ موٹر وے عملاً لاہور بائی پاس سے شروع ہو کر دریاؤں کو خوبصورت Bridges کے ذریعے عبور کرتی ہوئی ضلع لاہور، شیخوپورہ، حافظ آباد، سرگودھا، چکوال سے گذرتی ہوئی اور ارد گرد خوبصورت مناظر پیش کرتی ہوئی راولپنڈی اسلام آباد کے سنگم پر جی ٹی روڈ سے جا ملتی ہے جہاں سے کشمیر ہائی وے شروع ہوتی ہے دوسرے لفظوں میں لاہور ملتان روڈ پر کلو میٹر 1244 (ٹھوکر نیاز بیگ) سے شروع ہو کر راولپنڈی اسلام آباد کے پاس جی ٹی روڈ کے کلو میٹر 1530 پر (کشمیر ہائی وے جنکشن پر) یہ موٹر وے ختم ہوتی ہے۔ یہ موٹروے جن اہم قصبات کے قریب سے گذرتی ہے وہ یہ ہیں لاہور، شیخوپورہ، سکھیکی، پنڈی بھٹیاں، کوٹ مومن، سالم، بھیرہ، للہ، کلر کہار، بلکسر، چکری اور راولپنڈی / اسلام آباد۔ اور اس طرح لاہور۔ اسلام آباد / راولپنڈی کے درمیان بلا رکاوٹ بہترین مواصلاتی سہولت فراہم کرتی ہے۔

لاہور کے جنوب سے شروع ہو کر پنجاب کے میدانی علاقہ سے 200 کلو میٹر طے کر کے (اور دریائے راوی، دریائے چناب اور دریائے جہلم کو عبور کر کے) موٹروے اس حصے میں پہنچتی ہے جو پہاڑی علاقہ ہے اور سالٹ رینج (کوہستان نمک) کے نام سے موسوم ہے۔ یہ موٹروے کا مشکل ترین حصہ ہے اور رفتار کو مقدور بھر کم کئے بغیر یہاں سے حفاظت کے ساتھ گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس سے آگے موٹروے پوٹھوہار کے علاقہ سے گذرتی ہے اور اسلام آباد پہنچتی ہے آٹھ مقامات پر موٹروے پر آنے اور موٹر وے سے اترنے کی سہولتیں ہیں جنہیں انٹر چینجز کہتے ہیں یعنی Interchanges موٹروے کی ٹریفک کو برہم کئے بغیر موٹروے پر دوسری سڑکوں سے گاڑیاں لانا یا موٹروے سے دوسری سڑکوں پر گاڑیاں اتارنے کے لئے انٹر چینجز آٹھ مقامات پر فراہم کیئے گئے ہیں جو کہ یہ ہیں۔

انٹر چینجز:۔ (1)۔ شیخوپورہ:۔ یہاں سے گوجرانوالہ آنے جانے کی سہولت ہے۔
(2)۔ پنڈی بھٹیاں:۔ یہاں سے حافظ آباد / گوجرانوالہ اور دوسری طرف چنیوٹ / ربوہ اور فیصل آباد تک آنے جانے کی سہولت ہے۔ فیصل آباد کی ٹریفک اسی راستے آتی ہے۔
(3)۔ کوٹ مومن:۔ یہاں سے ایک طرف پھالیہ / گجرات اور دوسری طرف سرگودھا آنے جانے کی سہولت ہے۔
(4)۔ سالم چوک:۔ یہاں سے ایک طرف رسول / کھاریاں اور دوسری طرف بھلوال / بھیرہ / سرگودھا تک آنے جانے کی سہولت ہے۔
(5)۔ للہ:۔ یہاں سے ایک طرف پنڈدادن خان بلکہ جہلم تک اور دوسری طرف خوشاب تک آنے جانے کی سہولت ہے۔
(6)۔ کلر کہار:۔ یہاں سے ایک طرف چکوال اور دوسری طرف خوشاب۔ تلہ گنگ جنکشن تک آنے جانے کی سہولت ہے۔
(7)۔ بلکسر:۔ یہاں سے چکوال اور سوہاوہ / مندرہ تک اور دوسری طرف تلہ گنگ تک آنے جانے کی سہولت ہے۔
(8)۔ چکری:۔ یہاں سے ایک طرف راولپنڈی اور دوسری طرف فتح جنگ پنڈی گھیپ روڈ جنکشن تک آنے جانے کی سہولت ہے۔

اس کے علاوہ دونوں انتہاؤں پر یعنی لاہور اور اسلام آباد کی طرف انٹر چینجز Interchanges فراہم کئے گئے ہیں۔

ٹول پلازا ان تمام مقامات پر ٹول پلازا بنائے گئے ہیں جہاں پر موٹروے پر داخل ہونے سے پہلے کمپیوٹر کارڈ ہر ایک گاڑی کو فراہم کیا جاتا ہے اور موٹروے چھوڑتے ہوئے اسی کارڈ کے ذریعے فاصلہ معلوم کر کے ٹول وصول کیا جاتا ہے کار یا ویگن پر ربوہ آنے کے لئے اسلام آباد سے پنڈی بھٹیاں تک 140 روپے اور لاہور سے پنڈی بھٹیاں تک 65 روپے یا شیخوپورہ سے پنڈی بھٹیاں تک 45 روپے ٹول دینا پڑتا ہے بسوں اور ٹرکوں کے لئے یہ شرح بڑھ جاتی ہے۔

سروس ایریاز اندازہ تھا کہ لاہور۔ اسلام آباد موٹروے بننے سے موٹروے ٹریفک کی تعداد خاطر خواہ بڑھ جائے گی۔ 1998ء کا اندازہ 9000 سے 12000 کا تھا یعنی ہر 24 گھنٹے میں اتنی تعداد میں گاڑیاں موٹروے استعمال کریں گی لیکن بوجوہ یہ تعداد بہت کم ہے ممکن ہے موٹر وے کے دونوں طرف سروس ایریاز بننے سے یہ تعداد بڑھ جائے۔ سروس ایریاز ابھی زیر تعمیر ہیں۔ سروس ایریاز کے مقامات مندرجہ ذیل ہیں۔ (1) سکھیکی (2) سیال موڑ (3) بھیرہ (یہ موٹر وے کے وسط میں ہے) (4) کلر کہار / چکوال (5) چکری

موٹروے کے ساتھ صنعتی مقامات کے ابھرنے کی توقع بھی ہے۔ یہ انڈسٹریل اسٹیٹس موٹروے کے تمام انٹر سیکشنز کے قریب زیادہ مناسب ہوں گی۔ جہاں موٹر وے کے ذریعے مزید فوائد حاصل ہوں گے وہاں پر گاڑیوں کی مرمت کے اخراجات اور سفر کے وقت میں کمی اور حادثات کے امکانات میں کمی، آرام دہ ڈرائیونگ کی سہولت وغیرہ کے فوائد فوری طور پر سامنے آگئے ہیں۔ موٹروے کے دونوں طرف جنگلے کے اندر درختوں کی چھ چھ قطاریں لگانے کا پروگرام ہے جس سے نہ صرف موٹروے کی خوبصورتی میں اضافہ ہوگا بلکہ فضاء بھی آلودگی سے صاف ہوتی رہے گی۔

پانچ ایک طرف اور پانچ دوسری طرف سروس ایریاز ہمارے ملک کے آرکیٹکٹس کا شاہکار ہوں گے ان میں پٹرول پمپ، ریسٹورنٹ، گاڑیوں کی مرمت، ٹائر پنکچر لگانے کی سہولت، پبلک ٹائلٹ اور پبلک کال آفس (ٹیلی فون) وغیرہ کی سہولت بھی ہوگی۔

پہلا قدم اگرچہ لاہور اسلام آباد موٹروے ایک وسیع منصوبے کا پہلا قدم ہے تاہم اس سے جو ظاہری سہولتیں حاصل ہو رہی ہیں اس میں فیصل آباد، سرگودھا، اور پنجاب کے دیگر صنعتی علاقوں تک ٹریفک کی تیز رفتاری کے ساتھ رسائی ہے۔ یہ موٹر وے باقی سڑکوں پر دشواریوں سے بچنے کے لئے ماڈل یعنی نمونے کے طور پر شمار ہو رہی ہے۔ نیز وفاقی دارالحکومت (اسلام آباد) اور آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑے صوبے پنجاب کے صدر مقام (لاہور) تک آمد و رفت میں بہترین سہولت کا باعث ہے جس میں وقت کی غیر معمولی بچت بھی ہے۔ باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد زکریا ورک۔ کینیڈا

منفرد امریکی سائنس دان

چندرا شیکھر۔ حالات اور کارنامے

چندرا شیکھر۔ نوبل لاریئیٹ عظیم سائنس دان۔ 1910ء میں لاہور میں پیدا ہوا۔ لیکن وہ ابھی صرف چھ سال کا تھا کہ ان کے والد کا لاہور سے مدراس تبادلہ ہو گیا لیکن چندرا کو یہاں کا مشہور زمانہ انار کلی بازار ہمیشہ یاد رہا۔ خوش قسمتی سے کالج کے زمانہ میں ان کا تعارف رامانوجن جیسے بین الاقوامی ریاضی دان سے ہوا اور اسی شخصیت کی وجہ سے چندرا کو ریاضی کی تعلیم کا شوق شدت سے ابھرا اپنی کالج کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے مزید تعلیم کے لئے کیمبرج میں داخلہ لیا اور وہاں سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ وہ طبیعات سے بے پناہ دلچسپی رکھتا تھا جو کہ اس کے مطالعات کا موضوع بھی تھا۔ یہ 1930ء کی بات ہے۔ اس زمانہ میں وہ تجاذب، کشش ثقل اور ستاروں کے مسائل پر شدت سے غور کرتا تھا۔

چندرا کے ایک انکل سر۔ سی۔ دی۔ رامن تھے انہوں نے بھی فزکس میں نوبل انعام حاصل کیا۔ چندرا کے دو شاگردوں Lee اور ینگ کو بھی پچاس کی دہائی میں نوبل انعام ملا تھا۔ چندرا کے ایک مشہور طالب علم کارل سیگ تھے۔ چندرا کو خود نوبل انعام 8 دسمبر 1982ء کو ملا۔ وہ دراصل پہلا سائنس دان تھا جس نے بلیک ہولز کا سائنسی شعور دیا تھا۔

کیمبرج کے بعد وہ امریکہ نقل مکانی کر گیا۔ اور شکاگو یونیورسٹی سے منسلک ہو گیا۔ یہاں تدریس کے علاوہ اس نے اسٹرو فزیکل جرنل کی بیس سال تک ادارت کی۔ اس کے دور ادارت میں اس رسالہ نے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کی۔ سائنس دان اس رسالہ میں اپنے مضامین شائع ہونے پر فخر کا اظہار کیا کرتے تھے۔

جب چندرا کیمبرج کے لئے جا رہا تھا۔ تو اسی وقت سے اس نے اس مسئلہ پر غور کرنا شروع کیا۔ کہ ہر ستارہ بالآخر کس صورت میں ختم ہوتا ہے۔ اس وقت عام نظریہ یہ تھا کہ ارتقاء کے دوران ہر ستارہ وائٹ ڈوارف White Dwarf کی صورت اختیار کر کے ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن چندرا نے آئن سٹائن کے نظریہ اضافت اور کوانٹم میکینکس کا ملاپ کر کے ایک نیا نظریہ پیش کیا کہ

if the mass of the star exceeded a certain critical mass, star would not become a white dwarf. It would continue to collapse under the extreme pressure of gravitational forces.

لیکن اس نظریہ کو اس وقت کے بہترین سائنس دان ایڈنگٹن نے رد کر دیا اور اس وقت کے مشہور زمانہ سائنس دان ایڈنگٹن کی شہرت اور اتھارٹی نے اس آئیڈیا کو کچھ عرصہ کے لئے شکست دے دی مگر بیس سال بعد یہ تھیوری مان لی گئی۔ اب اس نظریہ کا نام Chandra Sekhar Limit ہے۔

1983ء میں جب چندرا شیکھر کو اس کے White Dwarf پر ریسرچ کے اعتراف میں نوبل انعام سے نوازا گیا جو انہوں نے پچاس سال قبل کی تھی۔ اور جسے اس وقت انگریز سائنس دان ایڈنگٹن نے قبول نہ کیا تھا۔ لیکن اس بات کا ذکر تو اسٹرانومی کی کسی کتاب میں نہیں آتا کہ ایڈنگٹن نے فاش غلطی کی تھی۔ چنانچہ جب اس کو طالب علموں۔ پروفیسروں اور جملہ مداحوں کے بے شمار خطوط آئے تو اس نے برجستہ کہا کہ مجھے دوسرے انعامات تو ملتے رہے لیکن سب سے بڑا انعام یہ ہے جو کہ مجھے نوبل انعام کے بعد دیا گیا۔

امریکہ کے صدر لنڈن جانسن نے 1976ء میں اس کو نیشنل میڈل آف سائنس عطا کیا۔

دسمبر 1941ء میں چندرا پرنسٹن میں لیکچر دینے گیا اس سال جاپان نے پرل ہاربر پر حملہ کر کے امریکہ کو اس جنگ میں شامل ہونے پر مجبور کر دیا۔ چندرا کو میری لینڈ ریاست میں واقع نہایت خفیہ بالسٹک ریسرچ لیبارٹری میں ریسرچ کرنے کا موقعہ ملا۔ جہاں امریکہ کے نامور سائنس دان وان نیومین، ایڈمن ہبل اور آر سیچس (R.sachs) ملٹری ریسرچ میں مصروف کار تھے یہاں ان کو بالسٹک ٹسٹ، مچ ایفکٹ، تھیوری آف شاک ویوز، نیوٹران ڈی فیوژن جیسے پراجیکٹس پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس کی وفات امریکہ میں 21 اگست 1995ء کو ہوئی۔

چندرا شیکھر کی مندرجہ ذیل کتابیں مشہور ہیں۔

1- Mathematical theory of black holes

2- Truth and Beauty. Aesthetics and motiviation in Science 1987

3- Selected papers, 1989

4- Eddington- distinguished astrophysicist of his time 1983

بقیہ صفحہ 5

اندازہ لگائیں پشاور سے کراچی گوادر تک موٹر وے کے وسعتی منصوبے پر عمل ہونے کے نتیجے میں ملک کی اقتصادی اور معاشی ترقی میں کس قدر اضافہ ہوگا اور سفر کرنے والوں کیلئے حفاظت میسر ہوگی۔ اور وقت کی بچت کی قیمت کا اندازہ شاید کم ہی لوگوں کو ہوتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

عراق پر پابندیاں اب ختم ہونی چاہئیں

گلف وار کے خاتمہ پر اقوام متحدہ نے عراق پر بہت سے الزامات عائد کر کے اس کے خلاف بہت ساری پابندیاں لگا دیں جس کے نتیجہ میں عراق کی جنرل پبلک کو خوراک کے علاوہ جان بچانے والی دوائیوں کی سپلائی بھی روک دی گئی۔ جس سے بچوں اور عمر رسیدہ لوگوں کی اموات میں بے تحاشا اضافہ ہو گیا دراصل اس ساری کارروائی کا مدار المہام امریکہ تھا جو صدام حسین کو عراق کی رہنمائی سے ہٹانا چاہتا تھا۔ پچھلے چند ماہ میں امریکہ نے پھر عراق پر جنگ مسلط کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس سلسلے میں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل سے مدد کے لئے کہا لیکن چین روس اور فرانس کی مخالفت کی وجہ سے وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ نہ صرف سیکورٹی کونسل میں وہ کامیاب نہ ہو سکا بلکہ اس کے اپنے شہریوں نے بھی اس حکومتی منصوبے کو رد کر دیا۔ نتیجتاً امریکہ کو یہ مہم جوئی ترک کرنی پڑی۔ اور اقوام متحدہ کے ذریعہ اس معاملہ کو سرد خانے میں ڈال دیا گیا۔

کیمیائی گیس کا سراغ نہ ملنے پر عراق کی سرخروئی پہلے یہ اعلان کیا گیا کہ صدر صدام کے محلات سے کوئی کیمیائی گیس کا سراغ نہیں مل سکا۔ اس لئے اس کے خلاف مزید کوئی کارروائی کی ضرورت نہیں رہی۔ لیکن اس کے باوجود عراق کی پبلک جس مصیبت میں گرفتار ہے اسے اس سے بچانے کے لئے کچھ نہ کیا گیا۔

عراق ایٹمی سرگرمیوں کے الزام سے بھی بری اب اقوام متحدہ کے ایک دوسرے ادارے "انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی" نے تصدیق کر دی ہے کہ عراق کے پاس کسی قسم کے ایٹمی ہتھیار نہیں ہیں۔ اور وہ کسی قسم کے ایٹمی ہتھیار تیار بھی نہیں کر رہا اس کے علاوہ نہ ہی اس کے پاس کوئی خفیہ مادہ یا ایٹمی سامان ملا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عراق نے معائنہ کمیشن سے مکمل تعاون کیا۔

اس رپورٹ نے روس فرانس اور چین کی سیکورٹی کونسل میں پوزیشن مضبوط کر دی ہے جو کہ عراق کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کے مخالف ہیں۔ اور ان کا موقف ہے کہ عراق کے خلاف اب پابندیاں بلا جواز ہیں اور عراق کی پبلک کو اس تکلیف دہ صورت حال سے نجات دلانے کے لئے ان پابندیوں کو ختم کیا جانا چاہئے۔

بہر حال اب ان دونوں رپورٹوں کے پیش نظر یہ امید کی جانی چاہئے کہ سیکورٹی کونسل اس معاملے میں انصاف کرے گی اور جلد از جلد عراق سے پابندیاں ہٹانے کی قرارداد پاس کر کے سرخرو ہوگی۔

☆......☆......☆......☆

اپنے وطن کی سیر

فضیل عیاض احمد

لال سوہانڑا نیشنل پارک بہاولپور

چولستان پاکستان کے صوبہ پنجاب کی وہ صحرائی پٹی ہے جو فطرت کے لاتعداد خوبصورت رنگوں کی عکاس ہے اونچے نیچے ٹیلوں اور ان میں آباد بستیوں کے ساتھ ساتھ یہاں قدرتی مناظر بھی اپنی بھرپور خوبصورتی کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔

چولستان کسی زمانے میں سیاہ ہرن کا وطن تھا جہاں پیلو کے خوبصورت خود رو درختوں اور جھاڑیوں کے درمیان سیاہ ہرن قلانچیں بھرا کرتے تھے۔ لیکن انسان کی شکار کی خواہش نے اس نسل کو ناپید کر دیا اور چولستان کا حسن ختم ہو کر رہ گیا۔ ستم ظریفی ہے کہ وہی کالا ہرن جس کا اصل وطن یہی چولستان ہے اور یہیں سے اس کی نسل دوسرے ممالک کو برآمد کی گئی تھی مگر 1972ء میں حکومت پاکستان نے اس سیاہ ہرن کی نسل یورپ اور امریکہ سے درآمد کی۔

بہاولپور سے بہاولنگر جانے والی سڑک پر 23 کلو میٹر کے فاصلہ پر لال سوہانڑا نیشنل پارک قائم کیا گیا ہے۔ ایک لاکھ ستائیس ہزار ایکڑ رقبے پر مشتمل اس پارک میں سیاہ ہرن کی نسل کو بڑھانے کے لئے فارم بنائے گئے ہیں۔

نہر کے کنارے سرسبز و شاداب درختوں میں چھپی سڑک صحراء کے کنارے کنارے اس پارک کے پہلو سے گزرتی ہے۔ لال سوہانڑا پارک کے رقبے کو کئی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں جو ابتداء میں واقع ہے بچوں کے لئے ایک پارک بنایا گیا ہے جس میں آبی پرندے اور جانور رکھے گئے ہیں۔

ایک خوبصورت مصنوعی جھیل بھی بنائی گئی ہے جو گولائی میں ہے۔ لوگ اس جھیل میں موٹر بوٹ اور کشتی کی سیر سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ پارک کے دوسرے حصہ میں ہرنوں کی نسل کشی کا اہتمام کیا گیا ہے۔

1972ء میں ہرنوں کے چار جوڑوں سے آغاز ہونے والے پارک میں اس وقت چار صد سے زائد ہرن موجود ہیں۔ جن کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس خوبصورت پارک کا ہر حصہ سات سو سے زائد ایکڑ پر مشتمل ہے اس کا محیط تقریباً 9 کلو میٹر بنتا ہے۔ جس کو خاردار تار لگا کر گھیر اگیا ہے۔

قدرت کی خوبصورت تخلیق کو اسقدر بڑی تعداد میں ایک جگہ اکٹھے دیکھ کر دل بے اختیار خلاق علیم کی حمد کرنے لگتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پارک میں جابجا مخروطی انداز کے چھتری نما پیلو کے درخت نظر آتے ہیں۔ صحرا میں بڑی تعداد میں خوبصورت ہرن دیکھ کر شاعر امرأ القیس کا یہ شعر کانوں میں گونجنے لگتا ہے۔

تریٰ بعرَ الآرآمِ فی عرَصاتِھا
وقیعَانِھا کَاَنَّہٗ حَبُّ الْفُلْفُلٖ

یعنی تو ہرن کی مینگنیوں کو اس کے میدانوں میں پڑے ہوئے یوں دیکھتا ہے گویا کہ وہ کالی مرچ کے دانے ہیں۔

ہرنوں کے درمیان کوئی کوئی نیل گائے بھی نظر آجاتی ہے اس پارک کا انتظام کرنے والے اس امید پر قائم ہیں کہ اک روز چولستان کے صحرا کی آزاد فضاء میں ہرن آزادی سے پھرا کریں گے۔ اور فطرت ایک مرتبہ پھر اپنے جوبن پر آجائے گی۔

☆......☆......☆......☆

زیارت ربوہ

واقفین نو گوجرانوالہ شہر مورخہ 4 اپریل 98ء کو گوجرانوالہ شہر کے واقفین مکرم مختار احمد ملی صاحب امیر ضلع گوجرانولہ اور مکرم خواجہ محمد اسلم صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع کے ہمراہ ربوہ پہنچے اس وفد میں 68 بچے 22 خواتین اور 15 مرد شامل تھے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے وفد سے ملاقات کی اور قیمتی نصائح فرمائیں آپ نے والدین کو ہدایت فرمائی کہ اب بچوں کو امام کے ساتھ وابستہ کریں امام کی رضا کے مطابق ان کی تربیت کریں اور بچوں کو نصیحت فرمائی کہ قرآن مجید کو پڑھیں اور ابھی سے عملی زندگی میں ڈھالیں اور امامت سے وابستہ ہو جائیں۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو نے بھی وفد سے ملاقات کی اور نصائح سے نوازا۔

واقفین نو بچوں کا ایک پروگرام ایم ٹی اے کے لئے مکرم منیر احمد صاحب نبیل انچارج سمعی بصری اور آپ کے رفقاء نے ریکارڈ کیا۔ زیارت ربوہ کی مکمل وڈیو ریکارڈنگ مکرم قمر احمد صاحب نے کی۔ حضرت صاحب کے باغ واقع احمد نگر کی بھی سیر کی اور بہت لطف اٹھایا اس طرح دریائے چناب میں پکنک منائی اور کشتی کی سیر کا لطف اٹھایا

واقفین نو گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

مورخہ 4 اپریل 98ء کو گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے واقفین نو کا ایک وفد مکرم قیصر محمود صاحب (مربی سلسلہ) کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں 35 بچے 15 خواتین اور 4 مرد احباب شامل تھے۔

مکرم محمد اسلم شاد صاحب منگلا پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ نے بچوں سے ملاقات کی اور نصائح فرمائیں۔ کہ حضرت صاحب کے خطبات اور اردو کلاس ضرور سنا کریں اور خطوط کے ذریعہ رابطہ بھی رکھیں مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو نے بچوں کا جائزہ لیا اور قیمتی نصائح فرمائیں۔

اسی طرح مورخہ 12 اپریل 98ء کو واقفین نو حلقہ بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ کا وفد ربوہ پہنچا۔ جس نے ربوہ کے مختلف دفاتر کو دیکھا اور بزرگان جماعت سے ملاقات کی۔ (وکالت وقف نو)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم ریاض احمد ناصر صاحب ابڑو مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 97-7-8 کو ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب ابڑو لاڑکانہ جنہوں نے راہ مولیٰ میں 1983ء میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا تھا کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر فقیر محمد صاحب میمن کا نواسہ ہے احباب سے نومولود کے لئے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اسے نیک خادم دین اور والدین کے لئے حقیقی رنگ میں قرۃ العین بنائے۔

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ نازیہ نصیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد مہار صاحب دار النصر غربی ربوہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 10۔ اپریل 1998ء دفتر مجلس انصار اللہ کے لان میں منعقد ہوئی۔ اسی روز ان کا نکاح ہمراہ مکرم افتخار احمد سندھو صاحب لیکچرار مرے کالج سیالکوٹ ابن مکرم چوہدری نصر اللہ خان سندھو صاحب محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے پڑھا۔ عزیزہ نازیہ نصیر صاحبہ مکرم چوہدری فضل الرحمان صاحب پولہا مہاراں ضلع سیالکوٹ کی پوتی اور مکرم افتخار احمد سندھو صاحب محترم فیروز دین صاحب سندھو آف میانوالی سندھواں ضلع سیالکوٹ کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

نکاح

○ مکرم طارق محمود احمد صاحب (بی۔ٹی) ابن مکرم منصور احمد صاحب (بی۔ٹی) مقیم لندن کا نکاح ہمراہ عزیزہ مریم زیدی صاحبہ بنت محترم طارق زیدی صاحب۔ اسلام آباد (پاکستان) محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 3۔ اپریل 1998ء بمقام بیت اسلام آباد بعد از نماز جمعہ مبلغ پندرہ ہزار پونڈ (برطانیہ) پر پڑھایا۔ مکرم طارق محمود احمد صاحب حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پوتے ہیں اور عزیزہ مریم زیدی صاحبہ حضرت ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب آف کامٹی کی پڑنواسی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جماعت اور جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

درخواست دعا

○ مکرم وحید احمد صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ کا چھوٹا بھائی خورشید احمد گذشتہ چند دنوں سے ذہنی طور پر بیمار چلا آرہا ہے لیکن دو روز سے شدید متشدد رویہ اختیار کر رہا ہے وقتی طور پر ٹیکہ لگانے سے آرام محسوس کرتا ہے علاج جاری ہے بظاہر طبیعت بہتری کی طرف مائل نہیں۔

○ مکرم ثاقب عمر مرزا صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور موٹر سائیکل سے گر گئے ہیں اور چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم مرزا عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور بیمار ہیں آنکھوں میں بہت تکلیف ہے۔

○ مکرم شیخ ماموں احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو دوبارہ دل کی تکلیف ہے کل انجوگرافی بھی کروانی ہے۔

○ مکرم محمد شعیب صاحب طاہر مربی سلسلہ کی والدہ صاحبہ درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ ان کے گردہ میں پتھری کی تشخیص ہوئی ہے۔

○ مکرمہ سائرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد یوسف صاحب سائیکل ورکس محلہ دار النصر شرقی ربوہ دل کی تکلیف اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم مرزا محمد سرور صاحب فینسی ٹیلر ربوہ کے والد مکرم مرزا محمد طفیل صاحب دار العلوم جنوبی ربوہ فالج اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عزیز فضل اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری عصمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ مورخہ 98-4-24 رات گیارہ بجے بعمر ساڑھے ستر سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کا جنازہ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں مکرم مولانا حنیف احمد محمود صاحب انچارج مربی ضلع لاہور نے پڑھایا اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں قبر تیار ہونے پر مکرم جنرل ناصر احمد صاحب صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن نے دعا کروائی۔ موصوف مکرم سعید احمد صاحب صدر حلقہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور کے بڑے بھائی تھے اور جنرل ناصر احمد صاحب کے خالہ زاد تھے۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے سمسٹر خزاں 1998ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ پروگرام کی مختصر تفصیل اس طرح سے ہے۔

1 ایم فل (ایجوکیشن، فاصلاتی تعلیم، اسلامیات، اقبالیات)
2 ماسٹرز (مطالعہ پاکستان۔ اکنامکس، ہسٹری، Tefl)
3 پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ (وومن سٹڈیز، نیوٹریشن)
4 کمپیوٹر سائنس (DCM، DCA، Bcs)
5 بیچلرز (بی کام، ابلاغ عامہ، بی اے، بی بی اے، لائبریری سائنس)
6 انٹرمیڈیٹ (ایف اے، ائی کام F.Sc. (فیملی اینڈ کمیونٹی ہیلتھ) ہوم اکنامکس
7۔ میٹرک 8۔PTC 9۔ ٹیکنیکل کورسز 10۔ زرعی کورسز 11۔ شارٹ ٹرم تعلیمی پروگرام اس کے علاوہ مکمل تفصیلات روزنامہ جنگ مورخہ 4 مئی 98ء میں سے دیکھی جا سکتی ہیں۔ فارم علاقائی دفاتر سے دستیاب ہوں گے۔ اور فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 6 جون 1998ء اور 200 روپے لیٹ فیس کے ساتھ 17 جون 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

جمعہ 8 مئی 1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن۔
1-00 رات۔ تبرکات۔
2-15 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
3-25 رات۔ ڈچ زبان سیکھیے۔
4-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ آیئے نماز سیکھیں۔
5-00 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-05 صبح۔ کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
7-00 صبح۔ اردو کلاس۔
8-00 صبح۔ ڈچ زبان سیکھیے۔
8-30 صبح۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
10-40 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ آیئے نماز سیکھیں۔
11-00 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔
11-20 دوپہر۔ درثمین۔ نظموں کا صحیح تلفظ۔
11-50 دوپہر۔ فرام دی آرکائیوز۔ تقریر مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری۔ جلسہ سالانہ 1968ء۔
12-10 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
1-15 دوپہر۔ اردو کلاس۔
2-20 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر از پروفیسر عبدالجلیل صاحب۔ جلسہ قادیان 1996ء۔
3-10 دوپہر۔ کمپیوٹرز سب کے لئے۔
5-00 دوپہر۔ خطبہ جمعہ لائیو۔
6-35 دوپہر۔ فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات
7-35 رات۔ لقاء مع العرب۔
8-40 رات۔ خطبہ جمعہ۔ دوبارہ۔
10-25 رات۔ اردو کلاس۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 5 مئی-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

مقبوضہ کشمیر میں لشکر طیبہ کے مجاہدین نے کرنل سمیت 19۔ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور متعدد فوجی گاڑیوں کو راکٹ بموں اور بھاری مشین گنوں سے حملہ کر کے تباہ کر دیا ہے۔

عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے کہا ہے کہ عراق کے لئے عربوں کی حمایت فریب ہے۔ عرب ممالک امریکہ کے سامنے گھٹنے ٹیک کر عراق کے خلاف اقتصادی پابندیوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ امریکہ سے فائدہ کی توقع رکھنا فضول ہے۔ عرب ممالک عراق پر پابندیوں کے ذمہ دار ہیں۔

سوڈانی حکومت اور لبریشن آرمی مذاکرات پر رضامند ہو گئے ہیں۔

انڈونیشی طلباء کے خلاف فوج نے سخت کارروائی کا فیصلہ کرلیا ہے۔

بنگلہ دیش میں 40 طالبان کو غیر قانونی اسلحہ رکھنے اور فوجی تربیت میں ملوث ہونے پر عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ جو بنگلہ دیش میں افغان طالبان جیسا اسلامی انقلاب لانا چاہتے ہیں۔

الجزائر میں دہشت گردوں نے مزید 10۔ افراد کو ذبح کر دیا ہے۔

مشرق وسطی میں قیام امن کے سلسلہ میں لندن میں فلسطین کے صدر یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیر اعظم کے درمیان بالواسطہ مذاکرات ہوئے لیکن اسرائیلی وزیر اعظم کے سخت موقف کی وجہ سے مذاکرات میں پیش رفت نہ ہو سکی۔

بھارت میں ہندو مسلم فسادات کی سازش کی جا رہی ہے بھارتیہ جنتا پارٹی اور شیو سینا نے ایودھیا میں تاریخی بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے کا منصوبہ مکمل کر لیا ہے۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بیروزگار مایوس نہ ہوں۔ انہیں جلد ایک نہیں دس روزگار ملیں گے۔ پاکستان کو نیا پاکستان بنا دیں گے۔ جہاں ہر آدمی مسکراتا نظر آئے گا۔

لاہور کے ڈیفنس ایریا میں سیکورٹی گارڈ نے ساتھیوں کی مدد سے بینک سے 18 لاکھ روپے لوٹ لئے ہیں۔

حکومت پنجاب نے کہا ہے کہ وفات پانے والے سرکاری ملازمین کے ورثاء سے سرکاری مکان خالی نہیں کرایا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ سرحد سردار مہتاب احمد خان نے کالا باغ ڈیم بنانے کی حمایت کر دی ہے۔

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بجلی کمپنیوں کو 14 کروڑ عوام کی تقدیر یرغمال بنانے کی اجازت نہیں دوں گا۔

سیالکوٹ کے قریب فوجی جوانوں سے بھری ٹرین بم سے اڑانے کی کوشش ناکام ہو گئی۔ نامعلوم افراد نے سیالکوٹ سے 4 کلو میٹر کے فاصلہ کندملاں پر ٹائم بم رکھا ہوا تھا۔ سپر ایکسپریس گذر رہی تھی کہ دھماکہ ہو گیا۔ ریلوے بوگی تباہ اور پٹڑی کے پرخچے اڑ گئے۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ بم بھارتی ساخت کا تھا۔ پچھلے تین ماہ کے دوران سیالکوٹ میں یہ نواں بم دھماکہ ہے۔

عوامی اتحاد کے صدر پروفیسر طاہر القادری نے کہا ہے کہ حکمران الٹا کام کر کے کہتے ہیں کہ مینڈیٹ ملا ہے۔ گوہر ایوب کا استعفیٰ بارش کا پہلا قطرہ ہے۔ اب مزید استعفے آئیں گے۔ عدالتی۔ انتظامی اور آئینی ڈھانچہ تباہ کر دیا گیا ہے۔

بلوچستان کے ایک صوبائی وزیر میر بیار مری کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ان پر کوئٹہ کے گرامر سکول کے پرنسپل سمیت تین افراد کے اغواء اور تشدد کے الزامات ہیں۔

وفاقی حکومت نے بیروزگاروں کے لئے ایک لاکھ روپے کی قرضہ سکیم یکم جولائی سے شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قرض لینے والے کے لئے گریڈ 16 کے افسر سے اشٹام پیپر پر گارنٹی اور تصدیق کرانا ضروری ہو گا۔

حکومت پنجاب نے متاثرین کوآپریٹو کو رقوم کی ادائیگی کا پلان تیار کر لیا ہے۔

کابینہ کمیٹی نے فالتو بجلی بھارت کو فروخت کرنے کی سفارش کر دی ہے۔

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان : 211806-04524
رہائش : 211883 / 22238

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
20 گرام/-40 روپے، 60 گرام/-120 روپے، 100 گرام/-200 روپے
/-300 روپے
زوجا جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان : 212515 رہائش : 212300

پلاٹ برائے فروخت
ایک پلاٹ محلہ دارالفتوح میں رقبہ ایک کنال برائے فروخت ہے۔
رابطہ : شوکت علی ولد چوہدری محمد علی ظفر
16/15 دارالصدر ربوہ
212833

ضرورت لیڈی انسٹرکٹرز
کالج ہذا میں FOXPRO اور WINDOWS APPLICATIONS پڑھانے کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز کی ضرورت ہے۔ درس و تدریس کی خواہشمند خواتین بذریعہ فون نمبر 212034 یا سہ پہر 3 بجے سے شام 6 بجے تک کالج آکر بالمشافہ رابطہ کریں۔
نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز۔ 23- شکور پارک، ربوہ

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864

جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات، گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز۔ خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے۔
کیور ریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون 771-213156- فیکس (04524-212299)

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے :
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
212464/0341-7750609 موبائیل
• راولپنڈی اسلام آباد
لیڈرز محمد احمد خان
دفتر 552388 رہائش 593883
• ربوہ
پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد
دفتر : 213115

سنگ مرمر کی اعلیٰ کوالٹی میں خوبصورت و پائیدار کتبے
ریٹ مناسب۔ کام معیاری اور تیز۔
رفیق ماربل ڈیزائنر نزد دفاتر انصار اللہ یادگار روڈ۔ ربوہ
فون دکان 999 - گھر 212891

کریسنٹ گریمر اسکول ربوہ
کی تمام برانچز میں نرسری تا دہم (سائنس و آرٹس) میں داخلے شروع ہیں
فون آفس: 213239 فون رہائش: 211477